تیری قسم کا کچھ اعتبار نہیں ہے

محمد عمر فاروق

۱۲ اکتوبر کو موجودہ فوجی حکومت برسر اقتدار آئی تو امریکہ نے اس تبدیلی پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ امریکہ کے نزدیک اقتدار کی تبدیلی کا یہ عمل سراسر غیر جمہوری اقدام تھا۔ پہلے پہل امریکہ نے دھونس اور دھمکی آمیز لب و لہجہ استعمال کیا۔ لیکن پاکستانی عوام کا فوجی حکومت کے حق میں شاید ردّ عمل دیکھ کر امریکہ کو ہزیمت اٹھانی پڑی اور "تیل دیکھو، تیل کی دھار دیکھو" کے مصداق اس نے اپنے طرزِ کلام میں تبدیلی پیدا کرلی۔

اب پھر امریکہ کے پیٹ میں جمہوریت کا ناسور جاگ پڑا ہے۔ پاکستان میں امریکی سفارت خانہ کے کلچرل ونگ نے "ڈیموکریسی فورم" کے نام سے قائم شعبے کو متحرک کر دیا ہے اور اس فورم کے تحت جمہوریت اور جمہوری عمل کی اہمیت کے حوالے سے لیکچرز اور بحث و تمحیص کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے سوال یہ ہے کہ جب جمہوریت کا معنیٰ اکثریت کی رائے لیا جاتا ہے تو امریکہ کو اس مروجہ معنی اور مفہوم میں تبدّل اور تحرّف کا حق کس نے دیا ہے؟ وہ آزاد و خود مختار ملکوں کے عوام کی اکثریتی رائے کو تسلیم کرنے سے کیوں گریز کرتا ہے۔ جبکہ جمہوریت نے انہیں ایسا کرنے کا حق دیا ہے۔ کیا محض اس لیے امریکہ کو ایسے عام اکثریتی فیصلے اور آراء قابل قبول نہیں ہیں کہ وہ سب امریکی مفادات سے ٹکراتی ہیں اور رائے دہندگان کی اکثریت امریکی جارحیت و دہشت گردی کے آگے سر نیوڑ دینے کی بجائے اس سے آنکھیں چار کرتی ہے۔

امریکہ یہ کھلی حقیقت تسلیم کرنے سے کیوں گریزاں ہے کہ میاں محمد نواز شریف کی برطرفی جیسے فوجی حکومت کے اقدام کو تاحال مکمل عوامی پذیرائی اور حمایت حاصل ہے۔ پاکستانی عوام نے بالاتفاق فوج کے اس اقدام کو سراہا ہے۔ اگر عوام الناس کی آزادیٔ رائے کا ہی نام جمہوریت ہے تو جمہور نے اپنا حق رائے دہی استعمال کر کے جمہوری اصولوں کی پاسداری کی ہے۔ امریکہ اگر اب پاکستان میں فوج کو اقتدار میں دیکھ کر ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے تو اس کا یہ رویہ بذات خود غیر جمہوری اور سراسر دخل در معقولات قرار پاتا ہے۔ امریکہ کو یہ اختیار کس نے سونپا ہے کہ وہ دوسرے ملکوں کے معاملات میں خواہ مخواہ اپنی ٹانگ اڑاتا پھرے اور کروڑوں انسانوں کی رائے پر اپنی مرضی مسلط کرے اور ایسے نامعقول شیطانی اور فرعونی ہتھکنڈوں کے باوجود جمہوریت کا ڈھنڈورا پیٹے۔

امریکہ کو اب یہ حقیقت مان لینی چاہیے کہ پاکستانی افواج اور عوام امریکہ دشمنی میں یک زبان و یک آواز ہیں۔ پاکستانی عوام اس جمہوریت پر لاکھ بار لعنت بھیجتے ہیں جس ظالمانہ و کافرانہ نظام نے انہیں تقسیم در تقسیم کر کے باہمی نفرت و کدورت اور ایک دوسرے کا خون بہانے کا رسیا کر دیا ہے اور لسانیت، صوبہ پرستی اور فرقہ واریت کی زہر بھری شوگر کوٹڈ گولیاں کھلا کھلا کر انہیں ادھ موا کر دیا ہے۔ یہ بے رحم جمہوریت ہی ہے جس نے ہم پر گزشتہ نصف صدی سے ایک مخصوص پانچ فیصدی طبقہ مسلط کر رکھا ہے۔ یہ

جمہوریت ہی ہے۔ جس کے جمہوری فرزندوں نے پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے اور جاگیرداروں اور وڈیروں کو امیر سے امیر تر اور غریب اور مفلوک الحال عوام کو فاقوں مرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ عوام تو اس ملک میں امن و سکون اور عدل و انصاف کے پھول کھلتے دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ جمہوریت چاہتے ہیں، نہ مارشل لاء یا شخصی آمریت۔ کیونکہ کسی بھی نظام نے انہیں مصائب و آلام کے کانٹوں کے سوا کچھ نہیں دیا۔ ان خارزاروں سے عوام کے بدن پر بچے کھچے چیتھڑے ہی تار تار نہیں ہوئے، بلکہ ان کی روحیں بھی زخمی ہو کر کراہ رہی ہیں۔ عوام تو اس مقدس گھڑی کے منتظر ہیں کہ جب انہیں اس ابدی و آفاقی نظام حیات ''اسلام'' کی بہار سے ہمکنار ہونے کا زرّیں موقع ملے گا کہ جس کی فصل گل کا رستہ تکتے تکتے ان کی آنکھیں پتھرا رہی ہیں۔ اللہ کرے کہ اسلام کی حاکمیت قائم کرنے کا سہرا جنرل مشرف کے سر پر بندھے اور وہ اس عظیم سعادت سے ''مشرف'' ہو کر دنیا میں تکریم اور آخرت میں فوز و فلاح سے شرفیاب ہوں۔ (آمین)

سعادتوں کا یہ سفر امریکہ کی ناراضی کا باعث ضرور بنے گا۔ لیکن جب قادرِ مطلق کی ذات پر یقینِ کامل ہو تو کسی کی ناراضی کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ بلکہ اللہ کی خوشنودی کا باعث بن جاتی ہے۔

امریکہ جو جمہوریت کا چیمپئن بنتا ہے اور انسانی حقوق کے تحفظ کے بلند بانگ دعوے کرتا ہے۔ اسے کشمیر میں ایک کروڑ بیس لاکھ انسانوں کے حقِ رائے دہی پر بھارت کی ڈاکہ زنی نظر نہیں آتی۔ چیچنیا میں دس لاکھ انسانوں پر روسی درندوں کی غارت گری امریکی نظریہ جمہوریت پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ عراق میں خود امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی جارحیت اور ہزاروں عراقیوں کو کیڑے مکوڑوں کی طرح مسل دیئے جانے پر بھی امریکی جمہوریت پر کوئی حرف نہیں آتا۔ افغانستان میں اسامہ بن لادن کے نام پر شمالی اتحاد کے ذریعے لاکھوں افغانوں پر مظالم امریکی جمہوریت کی توجہ اپنی جانب مبذول نہیں کراسکتے۔ آخر کیوں؟ صرف اس لیے کہ یہ سب مظلوم مسلمان ہیں۔ جن کے سینے اسلام کی سربلندی کے عزم بلاخیز سے معمور ہیں۔ جو اللہ کے دشمنوں سے ٹکرا جانے کا حوصلہ اور جگر رکھتے ہیں۔ اور امریکی نیو ورلڈ آرڈر کو مسترد کرتے ہوئے امریکہ کی غلامی کو جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں۔

ان دنوں پھر سی ٹی بی ٹی کے مسئلے پر پاکستان پر دباؤ بڑھایا جارہا ہے۔ لیکن عالم یہ ہے کہ خود امریکہ جو دوسروں سے اس معاہدے پر دستخط کرانا چاہتا ہے۔ اس کی اپنی سینٹ نے اکثریت سے سی ٹی بی ٹی کی توثیق سے انکار کر دیا ہے۔ گویا امریکہ کے قوانین اور ضابطے اپنے لیے اور ہیں اور دوسروں کے لیے اور۔ وہ امریکہ جو ایک کروڑ ساٹھ لاکھ یہودیوں کی غنڈہ گردی اور وحشت و درندگی پر نہ صرف خاموش تماشائی ہے بلکہ ان کا مکمل پشت پناہ اور سرپرست ہے۔ وہی امریکہ دوسری طرف ایک ارب سے زائد مسلمانوں کو جو یہود و نصاریٰ کے ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ بنیاد پرست، دہشت گرد اور انتہا پسند کے القاب سے بدنام کرتا ہے۔ امریکی نظریہ جمہوریت کے اس دوہرے معیار نے اب غیرت مند مسلمانوں کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ وہ بجا طور پر یہ سمجھنے لگے ہیں کہ اگر انہیں خودداری اور حمیّت کی زندگی بسر کرنی ہے تو امریکہ اور اس کے حلیف ممالک کے خوشنما وعدوں، دلفریب دعووں اور مسحور کن جمہوری نعروں میں پوشیدہ مکر و فریب اور چالبازیوں کے خنجر کا پردہ چاک کرنا ہوگا۔ کیونکہ یہ تو الہیٰ فیصلہ ہے کہ ''یہود و نصاریٰ کبھی بھی مسلمانوں کے دوست و خیر خواہ نہیں ہوسکتے۔''

مسافرانِ آخرت

گزشتہ مہینوں میں درج ذیل حضرات کے اعزہ انتقال فرما گئے ہیں۔

- محترم حکیم محمود احمد ظفر صاحب مدظلہ (سیالکوٹ) کی چچی مرحومہ
- محترم افضل حق قریشی صاحب (لاہور) کے والد ماجد

ادارہ نقیبِ ختم نبوت کے تمام ارکان، مرحومین کے لیے دعاء مغفرت کرتے ہیں۔ پسماندگان کے غم میں شریک ہیں اور ان کے لیے صبر کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے (آمین) قارئین سے درخواست ہے کہ مرحومین کی مغفرت کے لیے دعا اور ایصال ثواب کا اہتمام فرمائیں۔ (ادارہ)

اشاعتِ خاص

بیادِ امیرِ احرار، سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ نقیبِ ختم نبوت ملتان اپنے بانی مدیر اور مجلس احرار اسلام کے امیر حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم شخصیت پر عنقریب ایک یادگار تاریخی نمبر شائع کر رہا ہے۔ مجلس احرار اسلام سے وابستہ کارکنوں، حضرت شاہ جی کے ذاتی دوستوں اور ان کی شخصیت سے متأثر ہونے والے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنے تأثرات اپنی یادیں اور ملاقاتیں جلد قلم بند کر کے ادارہ کو ارسال فرمائیں۔

جن احباب کے پاس حضرت شاہ کی کوئی تحریر، آٹوگراف یا آڈیو کیسٹ موجود ہیں تو اس کی نقل عطا فرمائیں۔ تاکہ اس عظیم نمبر میں اسے شامل کیا جا سکے۔ ان شاء اللہ یہ نمبر صوری اور معنوی اعتبار سے تاریخی حیثیت کا حامل ہو گا۔

بقیہ از صفحہ ۵

تمام جج صاحبان کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ پاکستانی عوام کی خواہشات کی صحیح اور مکمل ترجمانی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت اور سود کے لعنتی کفریہ نظاموں نے پاکستان کی سیاست اور معیشت کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ حکمران اگر ملک سے مخلص ہیں تو عدالت عظمیٰ کے اس تاریخی فیصلے کو بنیاد بنا کر ملک سے سودی نظام کے خاتمہ اور مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان کریں اور قیامِ پاکستان کے مقاصد کی تکمیل کریں۔